ہمارے عقائد

صدرالدین
امیر جماعت احمدیہ لاہور

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

بار چہارم
تعداد طبع ۳ ہزار

www.aaiil.org

ممبرانِ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے

عقائد

۱۔ ہماری جماعت تمام ان عقائد و احکامات پر ایمان رکھتی ہے جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں درج ہیں۔ اور ہم تمام ان امور کو اپنا دین سمجھتے ہیں جن پر سلفِ صالحہ کا اتفاق ہے اور جن پر اہلِ سنّت و الجماعت کا اجماع ہے ہم حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو دلی ایمان سے آخرالانبیاء یقین کرتے ہیں۔

۲۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

۳۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد جبرائیل کسی شخص پر وحی نبوّت لے کر نازل نہیں ہو سکتا۔

۴۔ اگر جبرائیل وحی نبوّت کا صرف ایک فقرہ ہی لیکر کسی شخص پر اُترے تو اس سے قرآن کریم کا وہ دعویٰ جو الیوم اکملت لکم دینکم میں کیا گیا ہے نعوذ باللہ باطل ہو جاتا ہے اور ختم نبوّت کی مُہر ٹوٹ جاتی ہے۔

۵۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد سلسلہ وحی نبوّت منقطع ہے لیکن ولایت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے کھُلا ہے تاکہ اُمّت کے ایمان و اخلاق کی آبیاری ہوتی رہے۔

۶۔ اس اُمّت میں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد کے موافق صرف اولیاء کرام اور مجدّدین اور محدّثین آسکتے ہیں نبی نہیں آسکتے۔

۷۔ اس اُمّت کے مجدّدین میں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے مجدّد ہیں اور آئندہ بھی حدیث کی پیشگوئی کے مطابق مجدّد پیدا ہوتے رہینگے ہمارا ایمان ہے کہ حضرت میرزا صاحب نبی نہیں صرف مجدّدیت کے منصب پر فائز ہیں۔

۸۔ حضرت میرزا صاحب کا ماننا بنیادِ دین میں سے نہیں نہ جزو ایمانیات ہے اس لئے ان کو نہ ماننے سے

کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔

۹۔ ایک مسلمان جب تک کلمہ طیبہ کا قائل ہے اس کو کسی صورت میں کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وہ مجرم ہو سکتا ہے لیکن کسی جرم معصیت کی بناء پر اس کو کافر کہکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

۱۰۔ ہم حضرت میرزا صاحب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم و غلام سمجھتے ہیں۔

ہمارے یہ اعتقادات جو اوپر درج کئے گئے ہیں، انہیں حضرت میرزا صاحب نے خود اپنی کتابوں میں نہایت وضاحت تفصیل اور تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ چنانچہ ان کی کتب کے اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

اہلسنّت والجماعت کے عقائد

"خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنّت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوّت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ ص۳)

"غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کا اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان و زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر افتراء کرتا ہے۔" (اعلان حضرت میرزا صاحب مندرجہ رسالہ دین الحق ص۶۶)

"دوسرے الزامات جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں مثلاً ملائکہ لیلۃ القدر اور معجزات کا انکار وغیرہ یہ الزامات سراسر باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنّت والجماعت کا مذہب ہے۔" (تقریر واجب الاعلان از حضرت میرزا صاحب)

"افتراء کے طور پر یہ تہمت لگاتے ہیں۔ کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں

کے منکر ہیں لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افتراء ہیں ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۱۸۲)

خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں

"میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا نہ نیا۔" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۴۷)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم صلعم پر نبوت ختم ہو چکی تھی۔" (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۴)

"کیا نہیں جانتے کہ خدائے رحیم وکریم نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ اور ہمارے نبی صلعم نے بطور تفسیر آیہ مذکورہ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور طالبین حق کے لئے یہ بات واضح ہے کہ اگر ہم اپنے نبی صلعم کے بعد کسی نبی کے آنے کا جواز قبول کریں تو گویا ہم نے وحی نبوت کا دروازہ کھول دیا حالانکہ یہ بند ہو چکا ہے ..... ہمارے نبی صلعم کے بعد کس طرح کوئی نبی آسکتا ہے جبکہ انکی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا۔" (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰)

"اللہ کو بھی شایاں نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایاں اس کو کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے بعد اسکے کہ اسے قطع کر چکا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۷۷)

"ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں۔" (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۴۹)

"خدا تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کیلئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء

کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ ایک رسول بھیجکر جس کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری امر ہے اسلام کا تختہ اُلٹ دے۔" (ازالہ اوہام ص۵۵۷)

نزولِ جبریل بہ پیرایہ وحی نبوّت بند ہے

"قرآن کریم بعد خاتم النبیّین کسی رسُول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پُرانا۔ کیونکہ رسول کو علمِ دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور بابِ نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسُول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔" (ازالہ اوہام ص۷۶۱)

"حسب تصریح قرآن کریم نبی اس کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائدِ دین جبرائیل کے ذریعہ حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تیرہ سو برس سے مُہر لگ چکی ہے۔ کیا یہ مُہر اُس وقت ٹوٹ جائیگی۔" (ازالہ اوہام ص۵۳۴)

"ظاہر ہے اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک فقرہ حضرت جبرائیل لائیں اور پھر چُپ ہو جائیں یہ امر بھی ختم نبوّت کے منافی ہے ..... ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے اگر خدا صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیّین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں تصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ صلعم ہمیشہ کے لئے وحی نبوّت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیّت رسالت ہمارے نبی صلعم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔" (ازالہ اوہام ص۵۷۷)

"رسول کی حقیقت اور ماہیّت میں یہ بات داخل ہے کہ دینی علُوم کو بذریعہ جبرائیل حاصل کرے۔ اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اَب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔" (ازالہ اوہام ص۶۱۴)

وحی ولایت جاری ہے

حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد وحی نبوّت ختم ہو چکی ہے لیکن وحی ولایت جاری ہے جس کا

سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا یہ وحی ولایت اُمّت کے ایمان و اخلاق کی آبیاری کرتی ہے۔

"میں نے دیکھا ہے کہ اس وحی کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوئی ہے۔ ایک خارجی اور شدید الاثر تصرف کا احساس ہوتا ہے۔" (برکات الدعا صفحہ ۱۷)

" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور بہ اتباع آنجناب اولیاء کو ملتی ہے۔ اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگائے وہ تقوے اور دیانت کو چھوڑتا ہے غرض نبوت کا دعوے اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعوے ہے۔" (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم صفحہ ۱۰۴)

"کیا کبھی دُنیا میں یہ ہوا کہ کاذب کو خدا تعالیٰ ایسی مدد دے کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالیٰ پر افتراء کر رہا ہو کہ اسکی وحی وحی ولایت ہے اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کی رگ جان نہ کاٹ دے۔" (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم صفحہ ۱۶۴)

خلافِ شریعت کلمہ الحاد و زندقہ ہے

" جو شخص ایسا کلمہ منہ سے نکالے جس کا کوئی اصل صحیح شرع میں نہیں خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد اس کے ساتھ شیطان کھیل رہے ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۹)

"دیکھو میں اپنے الہاموں میں سے کسی الہام کی تصدیق نہیں کرتا مگر بعد اس کے کہ ان کو کتاب اللہ پر پیش کر لوں اور میں جانتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کے وہ کذب اور الحاد اور زندقہ ہے پھر میں کس طرح ـــ نبوت کا دعویٰ کروں جبکہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔" (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۷۹)

ایک واقعہ

حضرت میرزا صاحب شریعت کی بہت تعظیم کرتے تھے اور اپنے الہام کو شریعت کے مقابلہ

پر کوئی وقت نہیں دیتے تھے ایک دفعہ انکو عید کے دن چاشت کے وقت الہام ہوا عید تو آج ہے چاہے کر دیا نہ کرو اس پر انہوں نے احباب کو روزہ افطار نہ کرنے دیا اور فرمایا کہ شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ کسی شخص کے الہام کی بناء پر روزہ افطار کریں شریعت میں رویت ہلال شرط ہے۔

" قدر ارام کالمات و مخاطبات است با ولیاء خود دریں امت ایشاں را رنگ انبیاء دادہ میشود و ایشاں در حقیقت انبیاء نیستند۔ زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیدہ است و دادہ نے شوند مگر فہم قرآن و نہ زیادہ کنند و نہ کم کنند از قرآن۔" (مواہب الرحمٰن ص۶۶)

نبیوں کی بجائے مجدّدین و محدّثین

" چونکہ ہمارے سیّد و مولا خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدّث رکھے گئے ہیں۔"

" نہ مجھے دعوے نبوّت و خروج از اُمّت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائکہ اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلعم کے خاتم النبیّین ہونے کا قائل اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس اُمّت کیلئے کوئی نبی نہیں آئے گا نہ نیا نہ پرانا...... ہاں محدّث آئیں گے۔" (نشانِ آسمانی ص۲۸)

مجدّدیت محدّثیّت کا دعویٰ

سوال:۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوّت کا دعویٰ کیا ہے۔

جواب: "نبوّت کا دعویٰ نہیں محدّثیّت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔" (ازالہ اوہام ص۴۲۱)

" وہ مجدّد جو اس چودھویں صدی پر بموجب حدیث نبوی آیا ہے یہی راقم ہے۔" (تریاق القلوب ص۲۸۲)

"خدا نے مجھے الہام کیا کہ تو اس صدی کا مجدّد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے"۔ (تریاق القلوب ص۱۲۸)

"اس عاجز کا دعوے مجدّد اور مثیل مسیح ہونے کا ہے اور دعویٰ ہمکلامی پر گیارہواں سال جاتا ہے۔"
(نشان آسمانی ص۳۴)

"لست بنبی ولکن محدث الله وکلیم الله لاجدد الدین المصطفٰی
وقد بعثنی علی راس المائۃ"۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۸۳)

حقیقۃ الوحی جو ۱۹۰۷ء میں حضرت مرزا صاحب کے انتقال سے ایک سال پیشتر لکھی گئی اس میں متعدد بار اپنے تئیں مجدد کہا ہے۔ صفحہ ۱۹۳ پر لکھا ہے :-

"اور یہ اہلِ سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدّد اس اُمت کا مسیح موعود ہے"۔

"قال رسول الله صلعم ان الله یبعث لھٰذہ الامۃ علٰی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا...... اب اس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے ممکن نہیں کہ رسول اللہ صلعم کے فرمودہ میں تخلف ہو..... یہ حدیث علماء اُمت میں مسلم چلی آئی ہے..... بعض اکابرین محدثین نے اپنے اپنے زمانہ میں خود مجدّد ہونے کا دعوے کیا ہے..... یہ بھی اہلِ سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدّد اس اُمت کا مسیح موعود ہے..... میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے پر پچیس برس گذر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں..... وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدّد ہے وہ مَیں ہی ہوں"۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۹۳، ۱۹۴۔ ۱۹۰۷ء)

"یفرون من الذی ارسل الیھم وھو الحکم من الله والله یشھد علٰی صدقہ وھو خیر الشاھدین وقد جاء علی راس المائۃ"۔
(حقیقۃ الوحی ضمیمہ استفتاء ص۱۔ ۱۹۰۷ء)

"بعثنی الله علٰی راس المائۃ لاجدد الدین"۔ (حقیقۃ الوحی ضمیمہ استفتاء ص۲)

" فعند ذالك بعثني ربّي علٰے راس المائة.... فكيف تظنّون بانّ الله ما ارسل مجدّدا في هٰذا الزمان۔" (حقیقۃ الوحی ضمیمۃ استفتاء ص۲۱)

" ابقيت لكم دجّالون واين المجدّدون والمصلحون۔" (حقیقۃ الوحی ضمیمہ استفتاء ص۲۲)

" وقد حقق الله لكم امامكم علٰے راس المائة وعند الضرورة الحقة" (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ئہ استفتاء)

" الاستفتاء حقيقة الوحی:۔ ذكرت غير مرة ان الله ما اراد من نبوّتي الا كثرة المكالمة والمخاطبة وهو مسلم عند اكابر اهل السنة فالنزاع ليس الّا نزاعًا لفظيًا۔" (حقیقۃ الوحی الاستفتاء ص۱۶ ۱۹۰۷ء)

" وما عنى الله من نبوّتي الّا كثرة المكالمة والمخاطبة ولعنة الله على من اراد فوق ذالك.... وان رسولنا خاتم النّبيّين عليه انقطعت سلسلة المرسلين..... وسميت نبيًّا من الله علٰے طريق المجاز لا علٰے وجه الحقيقة۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۴-۶۵)

" یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود کا دعویٰ ملہم من اللہ اور مجدّد من اللہ کے دعوے سے کچھ بڑا نہیں ہے۔ اصلی فضیلت ملہم من اللہ اور مکلّم من اللہ ہونے میں ہے نام میں فضیلت نہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۳۴۰)

" ماسوا اس کے جو شخص ایک نبی متبوع کا متبع ہو اور اسکے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہو اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے۔" (ازالہ اوہام ص۳۳۹)

حضرت میرزا صاحب نبوّت کی بیعت نہ لیتے تھے وہ صرف اخوّت کی بیعت لیتے تھے اس لئے وہ غیر نبی تھے اور ان کی وفات پر جو کتبہ انکے مزار پر لگایا گیا تھا اس پر یہ الفاظ کندہ تھے:۔

" مجدّد صد چہاردہم "

اس کتبہ کو جماعت کے لوگوں نے سالہا سال تک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پڑھا۔ انہوں نے ان کی زندگی میں بطور مجدّد مانا اور وفات کے بعد ان کی قبر بھی اس بات پر گواہی دیتی رہی کہ وہ بطور مجدّد فوت ہوئے۔ ایسا ہی انہوں نے اپنی الوصیّت میں اپنی نبوّت کی کوئی تلقین نہیں کی۔

غیر نبی اشاعتِ الہام کا مکلّف نہیں

"پھر اس نادان مولوی کے اس قول پر مجھے تعجّب آتا ہے وہ کہتا ہے سچے نبی یا ملہم کا یہ نشان نہیں ہے کہ جس بات کی تبلیغ کا خدا اس کو حکم دے وہ دانستہ اور عمداً پچیس برس تک اس کو چھپائے رکھے۔ اس نادان کو اب تک یہ بھی معلوم نہیں کہ تبلیغ احکام کے متعلق ہوتی ہے نہ ایسی پیشگوئیوں کے متعلق جن کی اشاعت کے لئے ملہم مامور نہیں بلکہ اختیار رکھتا ہے چاہے ان کو شائع کرے یا نہ کرے"

(براہینِ احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۱۱۴)

"ماکان لنبی ان یغل"

میرا نبوّت کا دعوٰے کوئی نہیں یہ آپ کی غلطی ہے کیا یہ ضرور ہے کہ جو الہام کا دعوٰے کرے وہ نبی بھی ہو جائے۔"

(جنگِ مقدس صفحہ ۶۷)

مجدّد کا منکر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا

"اوّل تو یہ جاننا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزٔ یا ہمارے دین کے رُکنوں میں سے کوئی رُکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ میں یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا۔ اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰)

"ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں ہو سکتا۔ (حاشیہ:۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدّث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعتِ مکالمۂ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔" (تریاق القلوب صفہ ۱۳۰)

حضرت نبی کریم صلعم معصوم تھے

"نہ مجھے اور نہ کسی اور انسان کو انبیاء علیہم السّلام کے بعد معصوم ہونیکا دعویٰ ہے۔" (کرامات الصادقین صث)

نبی اور رسُول کا لفظ لغوی معنوں میں

الہام:۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء ۔ترجمہ:۔ یہ خدا کا رسُول ہے نبیوں کے حلوں میں۔

حاشیہ:۔ "یہ الفاظ بطور استعارہ ہیں جیسا کہ حدیث میں مسیح موعود کے لئے نبی کا لفظ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس کو خدا بھیجتا ہے وہ اس کا فرستادہ ہوتا ہے۔ اور فرستادہ کو عربی میں رسُول کہتے ہیں۔ اور جو غیب کی خبر پاکر دیوے اس کو عربی میں نبی کہتے ہیں اسلامی اصطلاح کے معنی الگ ہیں اسجگہ محض لغوی معنی مراد ہیں۔"

(اربعین ۲ صفہ ۱)

"اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہوا ہے اکثر دفعہ ان میں رسُول یا نبی کا لفظ آ گیا ہے۔ جیسا کہ یہ الہام ہوا ہے هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق۔ اور جیسا کہ یہ الہام ہوا جری اللہ فی حلل الانبیاء اور جیسا کہ یہ الہام ہوا:۔

"دُنیا میں ایک نبی آیا مگر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ ایسے ہی بہت سے الہام ہیں جن میں

اس عاجز کی نسبت نبی یا رسُول کا لفظ آیا ہے۔ لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوّت و رسالت سے مراد حقیقی نبوّت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحبِ شریعت کہلاتا ہے۔ بلکہ رسُول کے لفظ سے اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ سے علم پاکر پیشگوئی کرنیوالا یا معارف پوشیدہ بتانے والا۔ سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں۔ اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہیئے کہ نبوّت آنحضرت صلعم پر ختم ہوگئی۔" (الحکم جلد ۳ ص ۲۹)

" اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوّت یا رسالت کا دعوےٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کا استعمال کرنا اور لُغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں تھا۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس سے عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانیکا احتمال ہے۔" (انجام آتھم ص ۲۷)

ظلّی بروزی مجازی اور اُمتی نبوّت محض محدثیّت ہے

" مگر ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

" تمام اُمّت کا اس پر اتفاق ہے کہ غیر نبی بروز کے طور پر قائم مقام نبی کے ہو جاتا ہے۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں:۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء مثل انبیاء ہیں۔" (ایام الصلح ص ۱۶۳)

" محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوّت کا اپنے اندر رکھتی ہے.... اس کو اگر ایک مجازی نبوّت قرار دیا جائے.... تو کیا اس سے نبوّت کا دعویٰ لازم آگیا۔" (ازالہ اوہام ص ۴۲۲)

" محدّث جو مرسلین میں سے ہے اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔" (ازالہ اوہام ص ۵۶۹)

"اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہے گا نبوت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے۔" (توضیح مرام ص ۱۹)

نبی اور رسول کے لفظ کو کاٹا ہوا سمجھیں

"تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام و توضیح مرام وازالۃ الاوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوتِ ناقصہ ہے یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے اُن کے لغوی معنوں کی رُو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعوےٰ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے ص ۱۳۷ پر لکھ چکا ہوں میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر لفظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں نفاق ڈالنا منظور نہیں۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ تعالیٰ جلشانہٗ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنی آنحضرت صلعم نے مکلّم مراد لئے ہیں یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے:- عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلعم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی احدٌ فعمر

(صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۵۲۱ پارہ ۱۴ باب مناقب عمرؓ)

تو مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں اور نیز عنقریب یہ عاجز ایک رسالہ مستقلہ نکالنے والا ہے جس میں ان شبہات کی تفصیل اور بسط سے شرح کی جائے گی جو میری کتابوں کے پڑھنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوئے ہیں اور میری بعض تحریرات کو خلافِ عقیدہ اہلِ سُنّت والجماعت خیال کرتے ہیں سو میں انشاء اللہ تعالیٰ ان اوہام کے ازالہ کے لئے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھدوں گا اور مطابق اہل سنّت والجماعت کے بیان کروں گا۔ (اشتہار ۳ فروری ۱۸۹۲ء)

مُدعی نبوّت کافر ہے

" میں صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامع مسجد دھلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی ختم نبوّت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوّت کا منکر ہو اس کو بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔ (اعلان از حضرت میرزا غلام احمد صاحب مجموعہ اشتہارات صـ۲۳۲)

نبوّت کے دعوے سے انکار

" کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوّت کا دعوےٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیّین کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد رسول اور نبی ہوں"۔ (انجام آتھم حاشیہ صـ۲۷)

" اگر یہ اعتراض ہو کہ نبوّت کا دعوےٰ کیا ہے اور وہ کلمۂ کفر ہے تو بجز اس کے اور کیا

کہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔" (انوار الاسلام صٓ۳۴)

"اور پھر ایک نادانی یہ کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوّت کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے۔" (حقیقۃ الوحی صٓ۳۹۰)

"یہ کہنا کہ نبوّت کا دعوےٰ کیا ہے کسقدر جہالت کسقدر حماقت اور کسقدر حق سے خروج ہے.... صرف مراد میری نبوّت سے کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہے...... مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس یہ نزاع لفظی ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صٓ۶۸)

ہم خادمِ اسلام ہیں

"یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بجز خادمِ اسلام ہونے کے اور کوئی دعوےٰ نہیں۔"
(الحکم مؤرخہ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

اِس سارے مضمون میں

آپ نے (یعنی حضرت مرزا غلام احمد نے) رسُول کریم علیہ افضل الصّلوات والتسلیمات کے محامد اور فضائل اور اپنی کفش برداری کی نسبت حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے اور جناب شیخین علیہما السّلام کے فضائل فرمائے اور فرمایا۔

"میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ مَیں ان لوگوں کا مداح اور خاکِ پا ہوں۔"
(تقریر حضرت مولانا عبد الکریم صاحب۔ الحکم)

"اسجگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیئے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول

جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سیّد و مولیٰ نے نبوّت شرط نہیں ٹھہرائی۔ بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعتِ فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کریگا کہ مَیں مسلمان ہُوں اور مُسلمانوں کا امام ہوں۔" (توضیح مرام)

"نہ مجھے دعویٰ نبوّت وخروج از اُمّت اور نہ مَیں منکرِ معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیّین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس اُمّت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پُرانا ہو، اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں محدّث آئیں گے جو اللہ جلشانہٗ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۷۴-۱۷۵)

"اے لوگو اے مُسلمانوں کی ذرّیت کہلانے والو دُشمنِ قرآن نہ بنو اور خاتم النّبیّین کے بعد وحی نبوّت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۵)